ضیائی ماہانہ سیریز

ضیائے ذی القعدہ

☆فضائل ونوافل | ☆اعراس مبارک یکم تا ۳۰ | ☆تاریخ اسلام کے اہم واقعات

ناشر:
انجمن ضیاء طیبہ
بالمقابل HBL کھارادر برانچ آدمجی داؤد روڈ بمبئی بازار کھارادر کراچی
021-32473226 www.ziaetaiba.com

ضیائے ذوالقعدہ

مرتب

علامہ نسیم احمد صدیقی نوری

www.ziaetaiba.com

ناشر

انجمن ضیاء طیبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ

نام کتاب	:	ضیائے ذوالقعدہ
مرتب	:	علامہ نسیم احمد صدیقی نوری مدظلہ العالی
ضخامت	:	۲۴ صفحات
تعداد	:	۲۰۰۰
اشاعت بار اول	:	نومبر ۲۰۰۴ء
اشاعت بار دوم	:	دسمبر ۲۰۰۵ء (مختصر ترمیم واضافہ کے ساتھ)
ناشر	:	ضیائی دارالاشاعت، انجمن ضیاء طیبہ

www.ziaetaiba.com

۞........... ناشر ....۞

ضیائی دارالاشاعت، انجمن ضیاء طیبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

اسلامی سال کا گیارہواں مہینہ

"ذوالقعدہ"

وجہ تسمیہ:

اسلامی سال کا گیارہواں مہینہ ذُوالقعدہ ہے۔ یہ پہلا مہینہ ہے جس میں جنگ و قتال حرام ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ قعود سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنی بیٹھنے کے ہیں۔ اور اس مہینہ میں بھی عرب لوگ جنگ و قتال سے بیٹھ جاتے تھے۔ یعنی جنگ سے باز رہتے تھے۔ اس لیے اس کا نام ذُوالقعدہ رکھا گیا۔ ذُوالقعدہ کا مہینہ وہ بزرگ مہینہ ہے، جس کو حُرمت کا مہینہ فرمایا گیا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ط یعنی بارہ مہینوں میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔ ان میں سے پہلا حرمت والا مہینہ ذُوالقعدہ ہے۔

ذوالقعدہ کی اہمیت:

ذوالقعدہ کے خصائص میں سے ایک بات یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام عمرے ذوالقعدہ میں ادا ہوئے، سوائے اس عمرے کے جو آپ صلی

www.ziaetaiba.com

اللہ علیہ وسلم کے حج سے ملا ہوا تھا پھر بھی آپ نے اس عمرے کا احرام ذوالقعدہ ہی میں باندھا تھا لیکن اس عمرے کی ادائیگی آپ نے ماہِ ذوالحجہ میں اپنے حج کے ساتھ کی تھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں چار عمرے ادا فرمائے ہیں سب سے پہلا عمرہ عمرۂ حدیبیہ کہلاتا ہے جو پورا نہ ہو سکا تھا بلکہ آپ حدیبیہ کے مقام پر حلال ہو کر واپس تشریف لے آئے تھے۔ پھر اس عمرے کی قضاء اگلے سال فرمائی تھی (یہ آپ کا دوسرا عمرہ کہلایا) تیسرا عمرہ، عمرۂ جعرانہ کہلایا جو کہ فتح مکہ کے موقع پر ادا فرمایا۔ جس وقت حنین کی غنیمتیں تقسیم ہوئی تھیں بعض لوگوں کے نزدیک یہ شوال کے آخر میں ہوا تھا۔ لیکن مشہور قول یہی ہے کہ یہ ذوالقعدہ میں ہوا تھا اور یہی جمہور کا مذہب ہے۔ چوتھا اور آخری عمرہ حجۃ الوداع میں ہوا تھا جیسا کہ اس بارے میں نصوصِ صحیحہ دلالت کرتی ہیں اور جمہور علماء بھی اسی طرف گئے ہیں۔

اسلاف کی ایک جماعت جن میں ابن عمر رضی اللہ عنہما، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور عطاء رحمۃ اللہ علیہ ہیں روایت کرتے ہیں کہ ذوالقعدہ اور شوال کا عمرہ رمضان المبارک کے مہینے پر فضیلت رکھتا ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالقعدہ میں عمرے ادا فرمائے ہیں جبکہ حج کے مہینوں میں فضیلت اس لیے بڑھ جاتی ہے کہ حاجی پر اپنے حج کی وجہ سے قربانی واجب ہو جاتی ہے اور ھدی (قربانی کا جانور) ایسی چیز ہے جو مناسک حج میں ایک منسک ہے تو حج میں منسک عمرہ اور منسک ھدی دونوں جمع ہو جاتے ہیں۔

www.ziaetaiba.com

ذوالقعدہ کی ایک اور فضیلت ہے اور وہ یہ کہ کہا گیا ہے کہ یہی وہ تیس دن تھے جن کا وعدہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا تھا۔ لیث نے مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے اس قول:

وَوٰعَدۡنَا مُوۡسٰی ثَلٰثِیۡنَ لَیۡلَۃً

"اور وعدہ کیا ہم نے موسیٰ سے تیس ۳۰ رات کا"

کے بارے میں روایت کی ہے کہ اس سے مراد ذوالقعدہ ہے۔

وَاَتۡمَمۡنٰہَا بِعَشۡرٍ

"اور پورا کیا ان کو اور دس سے"۔

اس سے مراد ذی الحجہ کا عشرہ ہے۔

سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کو تیس راتوں کا وعدہ

ذوالقعدہ کی پہلی تاریخ کو اللہ جل شانہ نے سیّدنا حضرت موسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کتاب دینے کے لیے تیس راتوں کا وعدہ فرمایا تھا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَوٰعَدۡنَا مُوۡسٰی ثَلٰثِیۡنَ لَیۡلَۃً وَّ اَتۡمَمۡنٰہَا بِعَشۡرٍ فَتَمَّ مِیۡقَاتُ رَبِّہٖۤ اَرۡبَعِیۡنَ لَیۡلَۃً ۚ وَقَالَ مُوۡسٰی لِاَخِیۡہِ ہٰرُوۡنَ اخۡلُفۡنِیۡ فِیۡ قَوۡمِیۡ وَاَصۡلِحۡ وَلَا تَتَّبِعۡ سَبِیۡلَ الۡمُفۡسِدِیۡنَ ○ وَلَمَّا جَآءَ مُوۡسٰی لِمِیۡقَاتِنَا وَکَلَّمَہٗ رَبُّہٗ [1]

اور ہم نے موسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) سے تیس ۳۰ رات کا وعدہ فرمایا۔ اور ان میں دس ۱۰ اور بڑھا کر پوری کیں۔ تو اس کے رب کا وعدہ پوری چالیس رات کا

1۔ پ۹، سورۃ اعراف، آیات ۱۴۲۔۱۴۳۔

ہوا۔ اور حضرت موسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اپنے بھائی (حضرت ہارون علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام) سے کہا کہ میری قوم پر میرے نائب رہنا اور اصلاح کرنا اور فسادیوں کی راہ کو دخل نہ دینا۔ اور جب (حضرت) موسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) ہمارے وعدے پر حاضر ہوا اور اس سے اس کے رب نے کلام فرمایا۔[1]

سیّدنا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بنی اسرائیل سے وعدہ تھا کہ جب اللہ تعالیٰ ان کے دشمن فرعون کو ہلاک فرمادے تو وہ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک کتاب لائیں گے جس میں حلال و حرام کا بیان ہو گا۔

جب اللہ تعالیٰ نے فرعون کو ہلاک کیا تو سیّدنا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب سے اس کتاب کے نازل فرمانے کی درخواست کی۔ تو حکم ہوا کہ تیس روزے رکھیں۔ جب آپ وہ روزے پورے کر چکے تو آپ کو اپنے دہن مبارک میں ایک طرح کی بو معلوم ہوئی تو آپ نے مسواک کی۔ ملائکہ نے عرض کیا کہ ہمیں آپ کے دہن مبارک سے بڑی محبوب خوشبو آیا کرتی تھی آپ نے مسواک کر کے اس کو ختم کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ماہِ ذی الحجہ میں دس روزے اور رکھیں۔ اور فرمایا کہ اے موسیٰ! (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کیا تمہیں معلوم نہیں کہ روزے دار کے منہ کی خوشبو میرے نزدیک خوشبو مشک سے زیادہ اطیب ہے۔

جب سیّدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کلام سننے کے لیے حاضر ہوئے تو آپ نے طہارت کی اور پاکیزہ لباس پہنا اور روزہ رکھ کر طورِ سینا میں حاضر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ

1۔ کنزالایمان۔

www.ziaetaiba.com

نے ایک بادل نازل فرمایا جس نے پہاڑ کو ہر طرف سے بقدر چار فرسنگ ڈھانپ لیا۔ شیاطین اور زمین کے جانور حتیٰ کہ رہنے والے فرشتے تک وہاں سے علیحدہ کر دیے گئے۔ اور آپ کے لیے آسمان کھول دیا گیا۔ تو آپ نے ملائکہ کو ملاحظہ فرمایا کہ ہوا میں کھڑے ہیں اور آپ نے عرشِ الٰہی کو صاف دیکھا یہاں تک کہ الواح پر قلموں کی آواز سُنی۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ سے کلام فرمایا۔ آپ نے اس کی بارگاہ میں معروضات پیش کیے۔ اس نے اپنا کلامِ کریم سنا کر نوازا۔ حضرت جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے ساتھ تھے۔ لیکن جو اللہ تعالیٰ نے سیّدنا حضرت موسیٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا وہ انہوں نے کچھ نہ سُنا۔[1]

بیت اللہ شریف کی بنیاد

اسی مہینہ یعنی ذوالقعدہ شریف کی پانچویں تاریخ کو سیّدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سیّدنا حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیت اللہ شریف کی بنیاد رکھی تھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَاۤ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ○[2]

1۔ فضائل ایام والشہور، صفحہ ۴۵۲ بحوالہ تفسیر خازن وغیرہ۔

2۔ پ ۱، سورۃ بقرہ، آیات ۱۲۷۔۱۲۸۔

اور جب اٹھاتا تھا ابراہیم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اس گھر کی نیویں۔ اور اسماعیل (علیہ الصلوٰۃ والسلام) یہ کہتے ہوئے۔ اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما بے شک تو ہی ہے سنتا جانتا۔ اے رب ہمارے اور کر ہمیں تیرے حضور گردن رکھنے والا۔ اور ہماری اولاد میں سے ایک امت تیری فرمانبردار اور ہمیں ہماری عبادت کے قاعدے بتا اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما بیشک تو ہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان۔[1]

پہلی مرتبہ کعبہ معظّمہ کی بنیاد سیّدنا حضرت آدم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھی تھی اور بعد طوفانِ نوح پھر سیدنا حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی بنیاد پر تعمیر فرمائی۔ یہ تعمیر آپ کے دست اقدس سے ہوئی اور اس کے لیے پتھر اٹھا کر لانے کی خدمت اور سعادت سیّدنا حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو میسر ہوئی۔ دونوں حضرات نے اس وقت یہ دعا کی کہ یارب عزوجل ہماری یہ طاعت و خدمت قبول فرما۔

سیّدنا یونس علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مچھلی کے پیٹ سے باہر تشریف لانا

www.ziaetaiba.com

ماہِ ذوالقعدہ کی چودھویں تاریخ میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے سیدنا حضرت یونس علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مچھلی کے پیٹ سے نجات عطا فرمائی تھی۔ ارشادِ ربّانی ہے کہ:

1۔ کنزالایمان۔

وَاِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ○ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ○
فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ ○ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِیْمٌ ○ فَلَوْ لَاۤ اَنَّهٗ
كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ ○ لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖۤ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ○ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ
وَهُوَ سَقِیْمٌ ○[1]

اور بے شک یونس (علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) پیغمبروں سے ہیں۔ جب کہ بھری کشتی کی طرف نکل گیا۔ تو قرعہ ڈالا تو ڈھکیلے ہوؤں میں ہوا پھر اسے مچھلی نے نگل لیا۔ اور وہ اپنے آپ کو ملامت کرتا تھا تو اگر وہ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا تو ضرور اس کے پیٹ میں رہتا جس دن تک لوگ اٹھائے جائیں گے۔ پھر ہم نے اسے میدان پر ڈال دیا اور وہ بیمار تھا۔[2]

سیّدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور وہب کا قول ہے کہ سیّدنا حضرت یونس علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم سے عذاب کا وعدہ کیا تھا۔ اس میں تاخیر ہوئی تو آپ ان سے چھپ کر نکل گئے اور آپ نے دریائی سفر کا قصد فرمایا۔ کشتی پر سوار ہوئے۔ دریا کے درمیان میں کشتی ٹھہر گئی۔ اور اس کے ٹھہرنے کا کوئی سببِ ظاہر موجود نہ تھا۔ ملاحوں نے کہا کہ اس کشتی میں اپنے مولا سے بھاگا ہوا کوئی غلام ہے۔ قرعہ ڈالنے سے ظاہر ہو جائے گا۔ قرعہ ڈالا گیا تو آپ ہی کا نام نکلا تو آپ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں ہی وہ غلام ہوں تو آپ کو پانی میں ڈال دیا گیا۔ کیوں کہ اس وقت کا دستور یہی تھا کہ جب تک بھاگا ہوا غلام دریا میں غرق نہ کر دیا جائے اس وقت تک کشتی چلتی نہ تھی۔ بحکمِ الٰہی

1۔ پ ۲۳، سورۃ صافات، آیات ۱۳۹ تا ۱۴۵۔
2۔ کنزالایمان۔

مچھلی نے آپ کو نگل لیا آپ مچھلی کے پیٹ میں ایک دن یا تین دن یا سات دن یا چالیس دن رہے۔ آپ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذکرِ الٰہی کی کثرت کی اور مچھلی کے پیٹ میں "لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ" پڑھنا شروع کر دیا تو اللہ جل شانہٗ نے مچھلی کو حکم دیا تو اس نے سیدنا حضرت یونس علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو دریا کے کنارے ڈال دیا۔

مچھلی کے پیٹ میں رہنے کے باعث آپ ایسے ضعیف اور نازک ہو گئے تھے جیسا کہ بچہ پیدائش کے وقت ہوتا ہے۔ جسم کی کھال نرم ہو گئی تھی۔ بدن پر کوئی بال باقی نہ رہ گیا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے کدو کا درخت اگا دیا۔ جو آپ پر سایہ کرتا تھا اور مکھیوں سے محفوظ رکھتا تھا۔ اور بحکمِ الٰہی ایک بکری روزانہ آتی اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دودھ پلا جاتی۔ یہاں تک کہ جسم مبارک کی جِلد شریف یعنی کھال مضبوط ہو گئی اور اپنے موقع سے بال جمے اور جسم مبارک میں توانائی آئی۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: وَاَنْۢبَتْنَا عَلَیْهِ شَجَرَةً مِّنْ یَّقْطِیْنٍ ۝ یعنی ہم نے اس پر کدو کا درخت اگا دیا۔

یہ کدو کا درخت آپ پر ذوالقعدہ کی سترہویں تاریخ کو اگایا گیا تھا۔ [1]

ذوالقعدہ کے روزے:

www.ziaetaiba.com

ہر ماہ ایام بیض یعنی قمری مہینہ کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ میں روزے رکھنا تمام عمر روزہ رکھنے کے برابر شمار کیا جاتا ہے۔ [2] حدیث شریف میں

1۔ فضائل الایام والشہور، صفحہ ۴۵۷، بحوالہ عجائب المخلوقات صفحہ ۴۶۔

2۔ غنیۃ الطالبین ص ۴۹۸۔

ہے کہ جو شخص ذوالقعدہ کے مہینہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے تو اللہ کریم اس کے واسطے ہر ساعت میں ایک حج مقبول اور ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھنے کا حکم دیتا ہے۔

ایک حدیث شریف میں ہے کہ ذوالقعدہ کے مہینہ کو بزرگ جانو کیونکہ حرمت والے مہینوں میں یہ پہلا مہینہ ہے۔

ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے کہ اس مہینہ کے اندر ایک ساعت کی عبادت ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہے اور فرمایا کہ اس مہینہ میں پیر کے دن روزہ رکھنا ہزار برس کی عبادت سے بہتر ہے۔[1]

ذوالقعدہ کے نوافل:

حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی ذوالقعدہ کی پہلی رات میں چار رکعات نفل پڑھے اور اس کی ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد ۳۳ دفعہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے تو اس کے لیے جنت میں اللہ تعالیٰ ہزار مکان یاقوتِ سرخ کے بنائے گا اور ہر مکان میں جواہر کے تخت ہوں گے۔ اور ہر تخت پر ایک حور بیٹھی ہو گی، جس کی پیشانی سورج سے زیادہ روشن ہو گی۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جو آدمی اس مہینہ کی ہر رات میں دو ۲ رکعات نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ تین بار پڑھے تو اس کو ہر رات میں ایک شہید اور ایک حج کا ثواب ملتا ہے۔

1۔ فضائل الایام والشہور صفحہ ۴۵۷ بحوالہ رسالہ فضائل الشہور۔

www.ziaetaiba.com

جو کوئی اس مہینہ میں ہر جمعہ کو چار ۴ رکعات نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد اکیس ۲۱ بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے واسطے حج اور عمرہ کا ثواب لکھتا ہے۔

اور فرمایا کہ جو کوئی پنج شنبہ (جمعرات) کے دن اس مہینہ میں سو ۱۰۰ رکعات پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد دس ۱۰ مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے تو اس نے بے انتہا ثواب پایا۔[1]

ماہِ ذی القعدہ کی چاند رات کو تیس رکعات پندرہ سلام کے ساتھ پڑھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ ایک مرتبہ پڑھے بعد سلام کے عَمَّ یَتَسَاءَلُوْنَ ایک مرتبہ پڑھے۔ نویں تاریخ ماہ ذی القعدہ کو ترقی درجات کے واسطے دو رکعات نفل پڑھے اور دونوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ مزمل پڑھے اور سلام کے بعد تین بار سورۂ یٰسین کا ورد کرے اس مہینے کے آخر میں چاشت کے بعد دو رکعات نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ القدر تین تین بار پڑھے اور سلام کے بعد گیارہ بار درود شریف اور گیارہ بار سورۂ فاتحہ پڑھ کر سجدہ کرے اور جناب الٰہی میں دعا مانگے تو جو کچھ مانگے گا ملے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔[2]

www.ziaetaiba.com

۞۞ .... ۞۞

1۔ فضائل الایام والشھور صفحہ ۴۵۷، ۴۵۸، بحوالہ رسالہ فضائل الشھور۔

2۔ لطائف اشرفی حصہ دوئم، صفحہ ۳۵۲۔